This question paper contains 7 printed pages]

Your Roll No........................

7513

B.A. (PROGRAMME)/I E-I

(Language Course)

URDU LANGUAGE (B)

Time : 3 Hours *Maximum Marks* : 100

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ مندرجہ ذیل شعری اقتباس میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے: ۲۰

(الف)

کٹے ہے دیکھیے یوں عمر کب تلک اپنی
کہ سینے نام ترا اور چشم تر کریے

وہ مست ناز تو مچلا ہے کی اجتائے حال
جو بے خبر ہو بھلا اس کے تئیں خبر کریے

P.T.O.

ہوا ہے دن تو جدائی کا سو تعب سے شام
شبِ فراق کس امید پر سحر کریے

جہاں کا دید بجز ماتمِ نظارہ نہیں
کہ دیدنی ہی نہیں جس پہ یاں نظر کریے

جیوں سے جاتے ہیں ناچار آہ کیا کیا لوگ
کبھو تو جانبِ عشاق بھی گزر کریے

(ب)

جو نابلد ہیں، اُن کو بتا چور بن کر رہ
گر چاہتا ہے خضر کی عمرِ دراز تو

عزت کا بھید ملک کی خدمت میں ہے چھپا
محمود جان آپ کو، گر ہے ایاز تو

اے شعر! راہِ راست پہ تو جب کہ پڑ لیا
اب راہ کے نہ دیکھ نشیب و فراز تو

کرنی ہے فتح گرنئی دنیا تو لے نکل!

بیڑوں کا ساتھ چھوڑ کے اپنا جہاز تو

ہوتی ہے سچ کی قدر، پہ بے قدریوں کے بعد

اس کے خلاف ہو تو سمجھ اس کو شاز

۔ مندرجہ ذیل نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجئے: ۲۰

(الف)

گفتگو پر خیال کرو تو عجب ہی لطف دکھائی دیتا ہے۔ اگر چہ اکھڑ لفظ تو نہیں ہوتے مگر ہزاروں اکھڑ مضمون زبان سے نکلتے ہیں۔ نہایت مہذب اور معقول ثقہ و نیک و دیندار آدمی بھی اپنی گفتگو میں تہذیب وشائستگی کا مطلق خیال نہیں کرتا، یہ تو ادنیٰ روز مرہ کی بات ہے۔ ایک نہایت نیک آدمی اپنے بڑے مقدس دوست کے بیٹے سے عین حالت تپاک اور خوش اخلاقی اور

جوش محبت کی باتوں میں کہہ رہا تھا کہ تمہارے باپ تو جھوٹوں کے بادشاہ ہیں وہ تو رات دن سینکڑوں غپیں ہانک دیتے ہیں۔ ان کی بات پر کیا اعتبار ہے۔ پس افسوس ہے ہم کو خود اپنے پر کہ ہمارے ایسے دوست ہیں۔ اگر اشراف جوان دوستوں کی محفل میں جاؤ تو سنو کہ وہ آپس میں کیسی گالم گلوچ اور فحش باتیں ایک دوسرے کے نسبت کرتے ہیں۔ ایک نہایت معزز شریف خاندانی آدمی نے جو صاحب تصانیف ہیں اور اردو کے علم ادب میں مشہور ہیں تیس منٹ مجھ سے دوستانہ گفتگو کی اور میں نے خوب خیال کر کر گنا کہ ان کے منہ سے چھتیس لفظ گالیوں کے نکلے، جن میں سے کچھ اپنی نسبت تھیں اور کچھ اس کتاب اور اس کے مصنف کی نسبت جس کا ذکر تھا اور کچھ ادھر اُدھر بیٹھنے والوں اور سننے والوں کی نسبت۔

(ب)

اردو زبان کی اس قومی اور بین قومی حیثیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر اس کے قدیم و جدید ادب کا جائزہ لیا جائے تو اس پہ یہ الزام بے بنیاد ہو جاتا ہے کہ یہ ہندوستان کی ''سنسکرتی'' سے تہی اور اس ملک کی بو باس سے عادی ہے۔ اردو بنیادی طور پر ہندوستانی تہذیب کے ازمنہ وسطیٰ کی ترجمان ہے۔ حسن و محبت کے انداز، گل و گلاب و بلبل کے جو چرچے، ہجر و وصال کے جو لطیفے، چاہ اور چاؤ کے جو لبھاؤ اس وقت عام تھے اردو ادب ان سب کا ترجمان رہا ہے، ہاں جو لوگ ازمنہ وسطیٰ کی ہندوستانی تہذیب کے منکر ہیں اور اس ملک کی تاریخ کو خانوں میں بانٹ کر دیکھنے کے عادی ہیں انہیں اردو ادب کے کرداروں میں بہت سے اجنبی چہرے۔ اس کے چمن میں بہت سے بدیسی پھول اور اس کے نگار خانے میں بہت سی نئی تصویریں نظر آئیں گی۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو تاریخ کے

تسلسل پر نظر رکھتے ہیں، مظاہر کی کثرت میں ہندوستانی روح کی وحدت کی پرکھ جانتے ہیں انہیں سورنگوں میں ایک ہی مضمون نظر آئے گا۔

۳۔ درج ذیل میں سے کوئی تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ کیجئے: ۲۰

(۱) غزل

(۲) رباعی

(۳) تجاہل

(۴) عارفانہ

(۵) لف ونشر مرتب

(۶) تشبیہ

(۷) استعارہ

۴۔ میر کی غزل اپنے دور کا آئینہ ہے۔ وضاحت کیجئے۔ ۱۰

یا

''خطوط غالب'' میں غالب نے اپنے دور کی بھرپور کھاسی کے لئے وضاحت کیجئے۔

نئی اور پرانی تہذیب کی ٹکر سے کیا مراد، وضاحت کیجئے۔ ۱۵

یا

پریم چند کی افسانہ نگاری پر ایک مضمون لکھیے۔

مومن کی شاعرانہ خصوصیات پر تبصرہ کیجئے۔ ۱۵

یا

خواجہ میر درد کی شاعرانہ عظمت پر تبصرہ کیجئے۔